نے مولانا آزاد کو "صدیقی نسل کا چمکتا ہوا چراغ" لکھا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مولانا آزاد حسنی سید نہیں تھے اور مولانا اثر افغانی نے خواہ مخواہ ان کا حسب نسب تبدیل کر دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ مولانا آزاد صدیقی النسل بھی نہیں تھے اور نہ ہی ان کا آبائی "وطن" دہلی مرحوم تھا کرنل خواجہ عبدالرشید نے پنجاب کے فارسی گو شعرا کے تذکرہ میں ان کا نام "ابوالکلام آزاد پنجابی" لکھا ہے۔ موصوف کے والد صوفی خیرالدین، جو کلکتہ جا کر پیر بن گئے تھے، اور ان کے دادا عمرالدین کھیم کرن (ضلع امرتسر) کے رہنے والے تھے اور ان کا پیشہ دباغت تھا۔ آزادیٔ ہند کے بعد کھیم کرن میں مولانا آزاد کی یادگار بھی تعمیر ہوئی ہے کھیم کرن کے بڑے بوڑھے جو آزادیٔ وطن کے بعد وہاں سے ہجرت کر کے پاکستان آ گئے ہیں وہ ان کے خاندان سے متعارف ہیں۔

ہمارے ہاں ہندوانہ اثرات کے تحت ذاتوں اور گوتوں میں اونچ نیچ کا فرق پایا جاتا ہے اور لوگوں نے پیشوں کو ذاتیں بنا لیا ہے۔ ہمارے اکابر میں جو عرب و ایران کے ماحول میں پلے بڑھے، وہ اپنے نام کے ساتھ غزالی، نساج، قدوری، باقلانی، قفال، حلوائی، حلاج اور دباغ بڑے فخر کے ساتھ لکھتے رہے، لیکن برعظیم پاک و ہند کے ہندوانہ ماحول میں ایسی نسبتیں رکھنے والوں کو معاشرے کا گھٹیا فرد سمجھا جاتا ہے

ہمارے ہاں نسب بدلنے کی جو وبا پھیل چکی ہے یہ اسی کا ادنیٰ کرشمہ ہے کہ ہمارے دیکھتے دیکھتے لوگوں نے اپنے نسب تو بدلے ہی تھے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ حضرت شیخ احمدؒ، مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا ابوالکلام آزاد کو بھی نہیں بخشا۔ (پروفیسر محمد اسلم۔ لاہور)

تصحیح | دسمبر کے الحق میں میرے مضمون محمد ابن علی السنوسی کی تاریخ پیدائش ۱۸۸۷ء چھپ گئی ہے جبکہ صحیح ۱۷۸۷ء ہے۔ (حافظ سید خالد محمود گورنمنٹ کالج ٹاؤن شپ)